روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 10 اکتوبر 2005ء 5 رمضان 1426 ہجری 10 اخاء 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 227

قرآن عظیم

حضرت رافعؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا:۔

کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں جب ہم باہر نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ فاتحہ ہے۔ یہ سبع مثانی ہے اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحة الکتاب حدیث نمبر:4622)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہریک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ، نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کرکے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 81-82)

سانحہ مونگ میں جاں بحق ہونے والوں کی تدفین

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے مونگ کے انتہائی افسوسناک واقعہ میں 8 احمدی راہ مولا میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے قربان ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 2005ء میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا اور صبر کی تلقین فرماتے ہوئے قربان ہونے والوں کی مغفرت کی دعا کی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ منڈی بہاؤالدین کے نزدیک ایک جگہ مونگ رسول ہے جہاں صبح فجر کی نماز کے وقت جب احمدی نماز ادا کر رہے تھے دو مخالف بیت الذکر میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ جس سے 8 احمدی قربان ہو گئے اور تقریباً 20 زخمی ہو گئے۔ قربان ہونے والوں میں دو بڑی عمر کے بزرگ تھے ایک کی 70 سال اور دوسرے کی 73 سال عمر تھی۔ باقی تقریباً سارے نوجوان ہی تھے ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس کی عمر 16 سال ہے ایک بارہ سال کا بچہ بھی شدید زخمی ہے اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو شفاء عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ خبر ملتے ہی ایک مرکزی وفد ربوہ سے مونگ رسول ضلع منڈی بہاؤالدین پہنچ گیا مرکزی وفد میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان۔ محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ اور محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ شامل تھے۔

نماز عصر کے بعد 4:15 بجے سہ پہر وہاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ربوہ، جہلم، گجرات، سرگودھا، راولپنڈی، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ سے آئے ہوئے 1300 سے زائد افراد شامل ہوئے۔ اس کے بعد 6۔ افراد کی تدفین ان کے آبائی قبرستان مونگ رسول میں ہوئی۔ 2۔ افراد کی تدفین ان کے بعض لواحقین کے انتظار کی وجہ سے بعد میں ہوئی۔

(باقی صفحہ 8 پر)

مشعل راہ

خدمتگار بھائی کے طفیل روزی میں برکت

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:۔

''مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ اول کے وقت میں جب میر محمد اسحاق صاحب کی تعلیم کا زمانہ آیا۔ (میر صاحب مجھ سے پونے دوسال چھوٹے تھے) تو ہمارے نانا جان مرحوم نے حضرت خلیفہ اول سے مشورہ لیا کہ اسے کیا پڑھایا جائے۔ آپ نے فرمایا اس کو دینی تعلیم دلوائیے۔ ایک بیٹے کو تو آپ نے دنیا پڑھائی ہے اس کو دینی تعلیم دلوادیں۔ اس پر نانا جان مرحوم نے اپنی طرف سے یا نانی اماں کی طرف سے کہا کہ پھر تو یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پلے گا۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا خدا بعض دفعہ ایک شخص کو دوسرے کی خاطر روٹی دیتا ہے آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ اگر یہ دینی خدمت میں مشغول رہا تو اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پلے گا۔ **آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ دین کی خدمت کرے گا تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کے بھائی کی روزی میں برکت پیدا کردے گا۔** پھر آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ سنایا۔ جب وہ اسلام لائے تو ان کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھوں اور آپ کی باتیں سنوں۔ چنانچہ وہ رات دن مسجد میں بیٹھے رہتے تھے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی باہر تشریف لائیں اور کوئی بات کریں تو اس کے سننے سے محروم نہ رہیں۔ ان کی روایات کی کثرت کو دیکھ کر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بڑے پرانے صحابی تھے حالانکہ وہ پرانے صحابی نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صرف تین سال پہلے ایمان لائے تھے مگر روایتیں سب سے زیادہ انہی کی ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ لوگ پرانے پرانے صحابیوں کو نہیں جانتے مگر ابوہریرہؓ کو جانتے ہیں۔ کیونکہ حدیثوں میں بار بار آتا ہے کہ ابوہریرہؓ نے یہ کہا ابوہریرہؓ نے وہ کہا۔ غرض وہ بہت بعد میں اسلام لائے ہیں لیکن ان کے دل میں دین سیکھنے کا جوش تھا جب وہ ایمان لائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے متعلق انہوں نے یہ عہد کرلیا کہ چونکہ اور لوگوں نے آپ کی بہت سی باتیں سن لی ہیں اور مجھے آخر میں ایمان لانے کی توفیق ملی ہے اس لئے میں اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ جس طرح قریش مکہ میں آکر بیٹھ گئے تھے وہ بھی مسجد میں آکر بیٹھ گئے اور انہوں نے عہد کیا کہ جس طرح بھی ہوسکا میں دین کی خدمت کروں گا دنیا کا کوئی کام نہیں کروں گا۔ ان کا ایک بھائی بھی مسلمان ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ سب کاروبار چھوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آبیٹھے تھے اس لئے کچھ مدت تک تو وہ اپنے ایمان کے جوش میں اپنے بھائی کو کھانا پہنچاتا رہا۔ عربوں کی زندگی بہت ہی سادہ ہوا کرتی تھی وہ کھجوریں کھا کر پانی پی لیتے اور اس کو غذا کے لئے کافی سمجھتے یا کبھی سوکھا گوشت مل جاتا تو وہی کھا کر پانی پی لیتے۔ غرض بہت ہی سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور ان کو کھانا پہنچانا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ مگر کچھ مدت تک ایمان کے جوش میں انہیں کھانا پہنچانے کے بعد حضرت ابوہریرہؓ کا بھائی تنگ آگیا (حضرت ابوہریرہؓ ایک عیسائی خاندان میں سے تھے اور ان کی والدہ بھی عیسائی تھیں) جب اس نے تنگی محسوس کی تو ایک دن وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ابوہریرہؓ سے کہئے کہ وہ کچھ کمایا بھی کرے۔ یہ کیا کہ سارا دن مسجد میں ہی بیٹھا رہتا ہے کوئی کام نہیں کرتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ خدا اس کے طفیل تمہیں بھی رزق دیتا ہو۔ حضرت خلیفہ اول نے یہی واقعہ ہمارے نانا جان مرحوم کو سنایا چنانچہ اس کے بعد مرحوم نے دنیوی تعلیم کا ارادہ چھوڑ کر انہیں اسی کام پر لگادیا۔''

(تفسیر کبیر جلد 10ص 116)

فریاد

اَلم گزیدہ ہیں دامانِ دل دریدہ ہیں
تِرے حضور میں آئے ہیں غم رسیدہ ہیں

دِلوں کی بات زبانوں پہ آ نہیں سکتی
مثالِ مَوجِ ہوا رنگِ رُخ پریدہ ہیں

مَیں اپنی دیکھتی آنکھوں کو کیسے دھوکا دوں
چمن کے پُھول تو افسردہ خوں چکیدہ ہیں

متاعِ کوچہ و بازار دیں ہے جن کے لئے
جہاں میں آج وہی لوگ برگزیدہ ہیں

نہ تیرا خوف دلوں میں۔ نہ احترام تِرا
ہیں بے لگام زبانیں دہن دریدہ ہیں

تِرے کلام کی خدمت بھی ناروا ٹھہری
مزاجِ اہلِ زمانہ سے آبدیدہ ہیں

نگاہِ لطف بہ کن۔ حال ما مپرس زِما
کہیں تو کیسے کہیں ہم زباں بریدہ ہیں

جو ربط خاص ہے تجھ سے کسی کو کیا معلوم
عدُو سمجھتا ہے ہم آہِ نارسیدہ ہیں

جھکا سکی نہ ہمیں کوئی جبر کی آندھی
تِرا کرم ہے کہ اب تک بھی سرکشیدہ ہیں

فلک پہ کاہکشاں، تیرے حسن کا پَرتو
یہ حرف و صوتِ جہاں سب تِرا قصیدہ ہیں

تُو لُطفِ خاص سے اپنے نواز دے آقا
جہاں کے لطف و کرم سے بہت کبیدہ ہیں

زمانہ کچھ بھی کہے ہم اُنہی کے ہیں ثاقبؔ
خدا کے بعد جو ہر شے سے برگزیدہ ہیں

ثاقبؔ زیروی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت-/4روپے

لقاء الٰہی کے لئے نہایت محویت کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونا صلوٰۃ ہے

فلسفہ نماز اور اس کی اہمیت

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت

مذہبی تاریخ اور سلسلہ انبیاء میں ہمارے سید و مولیٰ نبیوں کے سردار، رسولوں کے فخر، مرسلوں کے سرتاج، خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبیّین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہی وہ منفرد اور ممتاز اور ابدالآباد کے تخت پر بیٹھنے والے زندہ نبی ہیں جنہوں نے چودہ سو سال قبل دنیا بھر کو یہ خوشخبری دی کہ میری سنو! میں تمام اقوام عالم ہی کو نہیں ہر فرد کو، زمین و آسمان چاند، مریخ اور دوسرے ستاروں تک ہی نہیں اس غیر محدود دنیا کے خالق و مالک یعنی عرش کے خدا تک پہنچانے کے لئے آیا ہوں۔ چنانچہ اللہ جلشانہ نے آپ کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی سورۃ کہف کی آخری آیت میں یہ اعلان عام فرمایا۔ (-) یعنی جو شخص بھی اپنے رب کی زیارت کا خواہاں ہے اسے اس کے مناسب حال عمل بھی کرنا ہوگا۔ پھر یہ رہنمائی بھی فرمائی (-) (الانشقاق: 7) یعنی اے انسان تو اپنے رب کی ملاقات کا شرف ضرور حاصل کرسکتا ہے مگر اس مقصد میں کامیابی کے لئے تجھے زبردست مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ اس مجاہدہ کا ذکر سورۃ فاتحہ میں ایاك نعبد کی دعا سے کیا گیا اور اسی کا اصطلاحی نام قیام نماز ہے۔

فلسفہ نماز اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالنے سے قبل اس نظریاتی تغیر عظیم کا تذکرہ ضروری ہے کہ اب مغربی دنیا کے دانشور اور سائنسدان خدا کی ہستی پر ایمان لا رہے ہیں مثلاً امریکہ کے ماہر حیاتیات پروفیسر ایڈون کانکلن، پروفیسر پرنسٹن یورنیورسٹی نے بیان دیا کہ:

''زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ میں ہوا ہے؟ یہ خیال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی۔''

(ریڈرز ڈائجسٹ مئی 1956ء ص 87)

لطیف در لطیف ہستی

مجھے یاد ہے کہ پچھلی صدی کے آخری عشرہ میں جبکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد مبارک پر جرمنی کے طول و عرض میں مجالس سوال و جواب میں شریک ہو رہا تھا۔ ایک معزز جرمن سکالر نے یہ دلچسپ سوال کیا کہ خدا نظر کیوں نہیں آتا؟ میں نے بتایا کہ ایٹم (Atom) کی دریافت نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اشیاء جس قدر لطیف سے لطیف تر ہوتی جاتی ہیں ان میں طاقت وقوت کا بے پناہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سنسنی خیز انکشاف نے ساری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ آکسیجن (Oxygen) کے اربوں کھربوں ایٹم کی ضخامت بال کے ایک ٹکڑے کے برابر بھی نہیں ہوتی۔ ایک انچ میں 12 کروڑ 50 لاکھ ایٹم کاغذ کے پن کے سر پر (صرف) ایک ہی لائن میں تقریباً بیس لاکھ ایٹم رکھے جاسکتے ہیں۔

(سائنس شاہراہ ترقی پر ص 139 از علی ناصر زیدی ناشر کتاب منزل کشمیری بازار لاہور)

یہ جدید سائنٹفک تحقیق بیان کرنے کے بعد میں نے عرض کیا کہ ایٹم جیسی عظیم ترین مگر لطیف ترین طاقت کے خالق کو جس نام سے بھی آپ حضرات یاد کریں آپ مجاز ہیں مگر آپ کو یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایٹم پیدا کرنے والی ہستی کو ایٹم سے بھی زیادہ لطیف در لطیف اور وراء الوراء ہونا چاہئے ورنہ وہ ایٹم کی تخلیق ہرگز نہیں کرسکتا۔ غلامان مصطفیٰ کے ادنیٰ ترین چاکر کے اس جواب سے جرمن سکالر پوری طرح مطمئن ہو گئے جس کے بعد انہیں مزید کسی اور سوال کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود نے قیام جماعت سے بھی چار سال قبل 1885ء میں ممالک عالم کے پیشوایان مذاہب اور سربراہان مملکت کو، جس میں جدید جرمنی کے بانی بسمارک بھی تھے، بذریعہ اشتہارات زندہ خدا کے زندہ معجزات دکھلانے کی دعوت دی۔ بعدازاں آپ نے پوری قوت وشوکت کے ساتھ یہ آواز بار بار بلند کی کہ:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتی نوح طبع اول۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21-22)

اس پس منظر میں اب آیئے سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ ہی کے روح پرور اور ایمان افروز الفاظ میں فلسفہ نماز کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں کا عرفان حاصل کریں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

''جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے''۔

(بدر 25 مئی 1905ء ص 4)

''دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کردیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھودیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو ...... نے سکھلائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔ اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھودیتی اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 223)

سب سے بڑا وظیفہ

پھر فرمایا:

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا (-) اطمینان اور سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔'' (الحکم 31 جولائی 1903ء ص 9)

حضرت اقدس نے نماز کے خاتمہ پر السلام علیکم کہنے سے متعلق یہ وجد آفریں نکتہ بیان فرمایا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے...... بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہ جب نماز پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السلام علیکم کہہ کر آن ملا۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں حال ہونا چاہئے...... انسان جب حال پیدا کرلیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کرلیتا ہے کہ یہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔''

(البدر 24/ اگست 1904ء ص 3)

حضرت اقدس نے 24/ اگست 1904ء کے اس بصیرت افروز بیان کے آخری دو فقروں میں اہمیت نماز پر اس درجہ شان جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے کہ روحانیت کی غیر محدود دنیا کا ایک وسیع دروازہ کھل گیا ہے اور مجھے تقریر کے بقیہ حصہ میں اس اجمال ہی کی مختصر سی تفصیل بیان کرنا ہے۔

سو واضح ہو کہ لاکھوں کروڑوں مقدسوں اور مقربان درگاہ الٰہی کے تجربہ و مشاہدہ کے مطابق چودہ صدیوں سے بے شمار عالمگیر روحانی، اخلاقی اور مادی فوائد حقیقی نماز کے منظر عام پر آچکے ہیں اور آرہے ہیں جن میں سے اس وقت نمونۃً صرف نو فوائد کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

1۔ قرب الٰہی

حضرت مصلح موعود نے ایک بار یہ نکتہ معرفت واضح فرمایا کہ:

ذکر الٰہی ایک سوچ ہے جس کو آن کرتے ہی انسان کا براہ راست تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

(الفضل 23 مارچ 1952ء ص 5)

قادیان میں حضور کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا کہ کشتی کا سوار جب کنارہ پر پہنچے تو کشتی میں بیٹھا رہے یا اتر آئے؟ دراصل یہ شخص ایک جھوٹا صوفی تھا اور سمجھتا تھا کہ جب تک خدا کا یقین حاصل نہ ہو نماز فرض ہے لیکن جب حاصل ہو جائے تو اسے ترک کردینا چاہئے۔ سیدنا محمود نے آسمانی فراست کے نور سے اس کے سوال کا پس منظر معلوم کرلیا اور فرمایا کہ:

''اگر دریا محدود ہے اور اس کا کنارہ ہے تو کنارے پر اتر آئے لیکن اگر دریا بے کنار ہے تو جس کو وہ کنارہ سمجھتا ہے وہ اس کی عقل کا دھوکا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اترے گا وہیں ڈوبے گا۔''

حضور نے ایک بار یہ نہایت دلچسپ واقعہ سنایا کہ:

’’ایک بزرگ ہر روز رات کو اٹھ کر بعض امور کے متعلق دعا مانگا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ ان کا ایک مرید ان سے ملنے کے لئے آیا...... جب پیر صاحب دعا سے فارغ ہوئے تو ان کو ایک آواز آئی کہ تو خواہ کتنی ہی گریہ وزاری کر تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ یہ آواز گو الہامی تھی مگر اس مرید کو بھی سنائی دی۔ مرید نے دل میں اس پر تعجب تو کیا مگر پیر کے پاس ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح وہ بزرگ اٹھے اور دعا میں مشغول ہوئے مگر اس دن بھی اسی طرح آواز آئی اور مرید نے بھی سنی مگر پھر بھی خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر وہ بزرگ اٹھے اور اسی طرح دعا و عبادت میں مشغول ہوئے۔ اور پھر وہی آواز آئی جو مرید نے بھی سنی تب اس سے نہ رہا گیا اور اس نے پیر صاحب سے کہا کہ ایک دن ہوا، دو دن ہوئے۔ تین دن سے آپ کو یہ آواز آ رہی ہے اور آپ بھی بس نہیں کرتے۔ اس پر وہ بزرگ بولے کہ نادان تو اتنی جلدی گھبرا گیا مجھے تو یہ آواز بیس سال سے آ رہی ہے مگر میں سستی نہیں کرتا۔ کیونکہ دعا عبادت ہے اور بندہ کا کام عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ معبود ہے۔ اس کا کام دعا کو قبول کرنا یا رد کرنا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ تو بیچ میں کون ہے جو گھبرا رہا ہے۔ اس پر وہ مرید خاموش ہو گیا۔ اگلے دن جو وہ دعا کے لئے اٹھے تو ان کو الہام ہوا کہ اس بیس سال کے اندر کی تیری سب دعائیں قبول کی گئیں کیونکہ تو امتحان میں کامیاب ہوا‘‘۔

(عرفان الٰہی۔ انوار العلوم جلد 4 ص 322)

2۔ صفات ربانی کا عکس

عبادت کا عربی ماخذ عبد ہے جس کے لغوی معنی نقش قبول کرنے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں طریقٌ معبدٌ ای مذللٌ (مفردات امام راغب) یعنی ایسا رستہ جو آمد و رفت کی کثرت سے پاؤں کے نقوش قبول کرنے کے قابل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اہل حق بزرگوں کے نزدیک بندہ اسی وقت عبد کے نام سے موسوم ہوتا ہے جب وہ خدا کا مظہر بن جائے اور اس کی صفات اس کے وجود میں منعکس ہوں‘‘۔

(ترجمہ کرامات الصادقین ص 105,104)

حضرت مصلح موعود کا نظریہ ہے کہ اسی مقام کی برکت سے خدمت خلق کی توفیق ملتی ہے۔ خدمت خلق خدا سے تعلق کی علامت ہے اور ذکر الٰہی خدا سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ (الفضل 23 مئی 1944ء)

حضور نے اس کی وضاحت میں مزید فرمایا:

’’جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے۔ اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے تمام کام کرتا ہے...... پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے جس میں خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے‘‘۔

(الفضل 10 جون 1938ء ص 7,6 بحوالہ مشعل راہ طبع دوم ص 6)

3۔ حفاظت کا آسمانی قلعہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

’’دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا میں آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں...... یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآن کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد ہفتم طبع اول ص 193,192)

ایک بار فرمایا:

’’نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت موقع ملتا ہے۔ کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے‘‘۔

(الحکم 11 فروری 1901ء ص 7)

سیدنا مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ربوہ پر ایک بزرگ کا یہ روح پرور واقعہ سنایا کہ انہوں نے ایک سرکاری افسر کو سمجھایا کہ تمہاری رات کی ناچ گانے کی مجالس سے میری عبادت میں خلل آتا ہے ان کو بند کردیں۔ افسر نے کہلا بھیجا کہ میری حفاظت کے لئے شاہی فوج آگئی ہے۔ آؤ اگر طاقت ہے تو مقابلہ کرلو۔ اس بزرگ نے پُر جوش رنگ میں زبردست جواب دیا کہ ہم رات کے تیروں (یعنی دعاؤں) سے تمہارا مقابلہ کریں گے۔ اس پر اس خداترس افسر کی چیخ نکل گئی اور اس نے پیغام دیا کہ مجھے معاف کیا جائے۔ آج سے یہ مجالس بند ہو جائیں گی کیونکہ رات کے تیروں کے مقابلہ کی طاقت نہ مجھ میں ہے نہ میرے بادشاہ میں۔

(اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 ص 413)

4۔ اصلاح معاشرہ

حضرت جنید بغدادیؒ تیسری صدی ہجری کے شہرہ آفاق صوفی تھے۔ ایک روز آپ کو اطلاع ملی کہ فلاں جنگل میں بعض لوگ مصروف رقص و سرود ہیں۔ اور شراب نوشی میں مخمور ہیں۔ آپ وہاں پہنچے، وہ بھاگنے لگے۔ آپ نے فرمایا میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں ہمارے لئے بھی شراب لاؤ۔ انہوں نے معذرت کی کہ اب یہ ختم ہے البتہ حکم دیں تو شہر سے منگوا دی جائے۔ حضرت جنید نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں ایک ایسا عمل سکھلا دوں کہ شراب ہمیشہ خود بخود تمہارے پاس آجائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ نے سب کو غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی بعد ازاں دو رکعت نماز پڑھانے کے لئے سب کو کھڑا کر کے گریہ و زاری سے دعا کی کہ میرا تو اتنا ہی کام تھا کہ تیری محبت کی شراب کے لئے ان کو دربار میں حاضر کردوں۔ اب تجھے اختیار ہے۔ اللہ جلشانہ نے اس نہایت رقت بھری دعا کو اس شان سے شرف قبولیت بخشا کہ وہ سب تائب ہو کر خدا کے پاکباز بندوں میں شامل ہوگئے۔

(مخزن اخلاق ص 321 مولفہ جناب مولانا رحمت اللہ سبحانی صاحب، ناشر کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور 1962ء)

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی یہ چشم دید روایت ہے کہ:

حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کرلی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے۔‘‘ (خطبات نور ص 373 طبع جدید)

5۔ دعوت الی اللہ میں کامیابی

حضرت مسیح موعود سیدنا عمرؓ کے قبول اسلام کے پراسرار واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ابوجہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسول اللہ کو قتل کردے۔ اس وقت حضرت عمر بہت بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے اور معاہدہ پر حضرت عمر اور ابوجہل کے دستخط ہو گئے اور اقرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اس قدر روپیہ دیا جائے ...... اس تحریر کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا مل جاویں تو قتل کردوں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ آپؐ تنہا کہاں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نصف رات گزرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھا کرتے ہیں۔ حضرت عمر یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آ کر چھپ رہے۔ جب تھوڑی دیر گزری تو جنگل سے لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اور وہ آنحضرت ﷺ ہی کی آواز تھی۔ اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ادھر ہی کو آرہی ہے۔ حضرت عمرؓ اور بھی احتیاط کر کے چھپے اور ارادہ کرلیا کہ جب سجدہ میں جائیں گے تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کردوں گا۔ آپؐ نے آتے ہی نماز شروع کردی۔ پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ میں اس قدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی کہا سجد لك روحي وجناني یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا۔ آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا اور ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ مگر نفس امارہ برا ہوتا ہے۔ جب آپؐ نماز پڑھ کر نکلے۔ میں پیچھے پیچھے ہولیا۔ پاؤں کی آہٹ جو آپؐ کو معلوم ہوئی۔ رات اندھیری تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا عمرؓ۔ آپؐ نے فرمایا: اے عمر! نہ تو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو۔ اس وقت مجھے رسول اللہؐ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت ﷺ بددعا کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا حضرت! بددعا نہ کریں۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی۔ یہاں تک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہوگیا۔

اب سوچو کہ اس تضرع اور بکا میں کیسی تلوار مخفی تھی کہ جس نے عمرؓ جیسے انسان کو جو قتل کے لئے معاہدہ کر کے آتا ہے اپنی ادا کا شہید کرلیا‘‘۔

(ملفوظات طبع جدید جلد اول ص 425,424 ایضاً سیرۃ حلبیہ اردو جلد اول ص 376,373 از علامہ علی برھان الدین الحلبی)

6۔ قرآن سے تسخیر قلوب

نماز میں قرآن مجید پر تفکر و تدبر اور بعد ازاں اس پر عمل کا بے مثال موقع میسر آتا ہے۔ اور قرآن ہی ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے یہ تاریخی انکشاف فرمایا کہ ’’افتتحت المدينة بالقرآن‘‘۔ (جامع الصغیر للسیوطی جلد 1 ص 47 مصری) کہ مدینہ شریف صرف قرآن مجید سے فتح ہوا۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ (قرآن) میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی...... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی‘‘۔

(ملفوظات جلد اول ص 122 طبع اول)

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا، نے دیار

اس مرحلہ پر میں جرمنی کی خوش نصیب سرزمین کے اس ناقابل فراموش اعزاز اور فقید المثال فخر کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جدید تحقیق نے ثابت کردیا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا قرآن مجید ترکی، مصر، شام، بیروت یا سعودی عرب میں نہیں بلکہ 1701ء جرمنی کے شہر ہمبرگ کے پرنٹنگ پریس میں طبع ہوا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 16 ص 358 مرتبہ پنجاب یونیورسٹی پاکستان 1978ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے (جن کے عہد خلافت میں 20 جنوری 1949ء کو موجودہ احمدیہ مشن جرمنی کی ہمبرگ میں بنیاد پڑی) 1947ء میں ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ کے آخر میں فرمایا کہ:

’’ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جارہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کررہے ہیں۔

دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور ...... کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی"۔

7۔ ہر مقصد میں کامیابی

ہمارے نبی کریم ﷺ کی ایک ایمان پرور حدیث قدسی حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے جس کا اردو ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"اگر تمہارے اول و آخر (اور ایک روایت میں انسان و جن، چھوٹے اور بڑے، مرد و زن) زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہوں اور ان سے ہر سائل کو میں اس کی منہ مانگی مراد دے دوں تو بھی میرے خزانہ میں کچھ کمی نہ آئے گی۔ جیسا کہ تم میں کوئی شخص سمندر کے کنارے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے (تو سمندر میں کوئی کمی نہیں آتی) اسی طرح میری سلطنت میں بھی کچھ کمی نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ میں سخی ہوں"۔ (مسلم)

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

8۔ وحدت اقوام

حضرت مسیح موعود نے 4 نومبر 1905ء کو لدھیانہ کے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ:

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو ...... یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلّہ کی (بیت) میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی (بیت) میں اور پھر سال کے بعد عید گاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (مومن) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 282,281)

9۔ امن عالم

قرآن مجید میں جہاں خدائے ذوالعرش کے دربار عام اور دربار خاص تک رسائی کی بشارت دی گئی ہے۔ وہاں رب ذوالجلال نے ایک لرزہ خیز انتباہ بھی کیا ہے۔ چنانچہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ (-) (العنکبوت: 46) یعنی نماز ہی فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اور بچائے گی۔ عربی لغت (مفردات) کے مطابق بے حیائی کو فحشاء کہا جاتا ہے اور منکر ہر وہ برا عمل ہے جو عقل سلیم اور شریعت کی رو سے ناپسندیدہ اور قبیح ہو اور تنہی واضح طور پر مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ اس زاویہ نگاہ سے اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ ذکر اللہ یعنی حقیقی نماز سے روگردانی کی پاداش میں پوری دنیا بے حیائی اور قبیح اور برے اعمال کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ چنانچہ بے حیائی کے خوفناک نتائج ایڈز (AIDS) کی شکل میں سب کے سامنے ہیں اور منکر کی شرمناک اور انسانیت سوز صورت دہشت گردی ہے جو 11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی و بربادی کے بعد دنیا بھر کے تمام ممالک کے لئے زندگی اور موت کا سنگین مسئلہ بن چکی ہے۔

آپ یہ سن کر یقیناً حیران ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود نے ٹھیک سو سال پہلے نذیر مبین کی حیثیت سے متنبہ فرما دیا تھا کہ:

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور رو بدنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار رہیں ......

(الحکم 24 اکتوبر 1908ء ص 12,11)

پھر فرمایا:

"جو میری فوج میں داخل ہیں (-) دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں۔ دعا میں لگے رہو ...... سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔" (ص 15)

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

اب میں حضرت مصلح موعود کے ایک عالمگیر پیغام اور ایک نہایت پُر شوکت پیشگوئی پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور کا عالمی اور دائمی پیغام جو ہمیشہ آسمان روحانیت پر چاند ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا نصف صدی پیشتر کا ہے اور ان الفاظ میں ہے:

"راتوں کو اٹھو، خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کرو۔ پھر یہی نہیں کہ خود دعا کرو بلکہ یہ بھی دعا کرو کہ ساری جماعت کو دعا کا ہتھیار مل جائے۔ ایک سپاہی جیت نہیں سکتا۔ جیتتی فوج ہی ہے۔ اسی طرح اگر ایک فرد دعا کرے گا تو اس کا اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا ایک جماعت کی دعا سے فائدہ ہوگا۔ تم خود بھی دعا کرو اور پھر ساری جماعت کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر احمدی کے دل میں یقین پیدا ہو جائے کہ دعا ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ جماعت کے سب افراد میں ایک آگ سی لگ جائے ہر احمدی اپنے گھر پر دعا کر رہا ہو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے۔"

(الفضل 17 نومبر 1951ء ص 4,3)

آخر میں سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی کی پُر شوکت پیشگوئی ملاحظہ فرمائیں جو حضور نے جلسہ سالانہ قادیان مارچ 1919ء کے موقع پر فرمائی تھی جبکہ اس جلسہ کی حاضری کم و بیش صرف پانچ ہزار تھی۔ اس زمانہ میں انگلستان اور ماریشس کے سوا کوئی احمدیہ مشن موجود نہیں تھا اور یہ بھی ابتدائی اور کسمپرسی کے عالم میں تھے اور متحدہ ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر کے احمدیوں کی اتنی بھی تعداد نہیں تھی جتنی تعداد اس مبارک اجتماع میں شامل شمع احمدیت کے پروانوں کی ہے۔ بہرکیف حضور نے مارچ 1919ء کے جلسہ سالانہ پر صدائے ربانی بن کر نہایت پُر جوش اور ولولہ انگیز لہجہ میں فرمایا:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدیت کو تمام دنیا میں پھیلا دے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا ضرور جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے اور جو مر جائیں گے وہ آسمان پر اس کا نظارہ ملاحظہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں اور وہ ضرور کھلیں گے۔ لیکن اپنے مالوں، اپنی جانوں، اپنی عزتوں، اپنی آبروؤں کے چڑھاوے چڑھا کر، اپنے ملکوں، اپنے وطنوں، اپنے عزیزوں، اپنے رشتہ داروں کے چڑھاوے دے کر اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے اس وقت دنیا میں تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہوگی کہ آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں یا ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنے لئے فخر سمجھیں گے۔"

(انوار العلوم جلد 4 ص 363)

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے
فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب، دیوانے یہ ویرانے

معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے اعتمادی

فاروق قیصر سرگم کالم میں رقمطراز ہیں:۔

"بے اعتمادی اور بے اعتباری کا گراف اتنا بڑھ چکا ہے کہ اب ہمیں ہر لمحہ، ہر بات کا اور ہر چیز کے ملاوٹ زدہ ہونے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ ہم یہ جانتے ہوئے بھی کہ صبح سویرے دودھ سپلائی کرنے والے کا دین اسلام ہے، اس کا نام بھی اسلامی ہے اور وہ ایک اسلامی ملک کا باشندہ بھی ہے اور چونکہ اسلام میں کم تولنے اور ملاوٹ کرنے کی ممانعت ہے۔ اس کے باوجود کبھی یقین نہیں آتا کہ ایک مسلمان بھائی ایک مسلمان بھائی کو خالص دودھ دے سکتا ہے۔ دوا کھانے کے بعد دل کو لگا دھڑکا کیسے دور ہو کہ دوا خالص بھی تھی یا نہیں؟ حجام سے شیو کرانے کے بعد یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ پتہ نہیں نائی کے استرے میں بلیڈ نیا تھا یا استعمال شدہ؟ سرکاری ہسپتالوں میں انجکشن لگواتے وقت اب کیا اعتبار کہ انجکشن میں لگی سرنج نئی ہوگی یا انفیکٹڈ؟ ......

بے اعتباری کی کیفیت ہمارے کھانے پینے میں بھی بدرجہ اتم پائی جانے لگی ہے۔ ادرک کو ہنڈیا میں ڈال کر یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ اسے ایسے کیمیکلز سے دھو کر سفید نہ بنایا گیا ہو۔ جس سے ہیپاٹائٹس جیسی مہلک بیماری پھیلتی ہے۔ مرغی کے گوشت میں برڈ فلو اور گائے کے گوشت میں کانگو وائرس کا شک کیسے دور ہو؟ آپ جس قصاب سے گوشت لیتے ہیں، اس کی دکان کی جسمانی صفائی دیکھ کر آپ کیسے یقین کریں کہ اس نے جانور پر چھری پھیرتے ہوئے کلمہ پڑھا ہوگا؟ یا کم تولنے اور مہنگا گوشت بیچنے والا یہ پاکستانی مسلمان آپ کو کسی بیمار جانور کا گوشت نہیں کھلا رہا؟

سرخ مرچوں میں اینٹوں کا برادہ، چائے کی پتی میں کالی سیاہی، آٹے میں پسی ہوئی سوکھی روٹی، تربوز کو سرخ اور میٹھا بنانے کے لیے ان میں لگے رنگ و مٹھاس کے انجکشن، گھٹیا گھی میں بنی ہوئی مٹھائیوں پر دیسی گھی کی خوشبو والا سپرے اور جان بچانے والی ادویات کے کیپسول میں سفید چاک پیس کر ڈالنے والی جان لیوا ملاوٹوں کے خدشات کیسے دور ہوں؟ بقول سرگم، اب تو ہماری ہر صبح بے اعتباری سے شروع ہو کر بے اعتمادی کی رات پر ختم ہوتی ہے۔ ہر صبح اخبار کا فرنٹ پیج ہمیں "سب خراب ہے" کی خبر دکھاتا ہے اور ہر رات ٹی وی کا خبرنامہ ہمیں "سب ٹھیک ہے" کی تسلی دلاتا ہے۔

ہماری اس بے اعتباری، بے اعتمادی، منافقت اور دوہرے معیار کو آپ کہاں کہاں آزمائیں گے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ہمارے ہاں وزارت اطلاعات سگریٹ کے اشتہاروں سے مال کماتی رہی اور وزارت صحت اسی اشتہار کے نیچے ایک سطر لکھوا کر اپنا فرض نبھاتی ہے کہ "خبردار! تمباکو نوشی مضر صحت ہے"۔ ہمارے اداروں کے قیام کا مقصد کچھ ہے اور ان کا مطلب کچھ نکلتا ہے۔ مثلاً پٹرول پمپ کو دیکھ کر ہمیں گاڑی میں پٹرول ڈلوانے کے بجائے کم تول اور ملاوٹ کا خیال آتا ہے۔ سرکاری ملازم کو دیکھ کر ہمیں سستی، تساہل اور کام چوری کا یقین ہو جاتا ہے۔ گوالے کو دیکھ کر پانی یاد آ جاتا ہے۔ پولیس کو دیکھتے ہی

(باقی صفحہ 6 پر)

حامد مقصود عاطف صاحب

مکرم شکیل احمد صدیقی کی یاد میں

آج خاکسار نے ایک من موہنی، ہمیشہ مسکراتی ہوئی اور دل کو لبھانے والی صورت کے بارے میں کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھایا ہے دل غم اور خوشی کے جذبات سے بھرپور ہے۔ غم اس کی جدائی کا اور خوشی اس کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے کی ہے۔ کبھی بھی یہ نہ سوچا تھا کہ وہ ہنستی مسکراتی صورت آناً فاناً ہم سے رخصت ہو جائے گی۔ وہ صورت ہمارے پیارے بھائی مکرم شکیل صدیقی کی ہے۔

شکیل صاحب کی وفات کے بعد ان کے بارے میں لکھنا ہم سب کے لئے باعث درد ہے، کیونکہ وہ ہمارے گلستان کا سب سے خوبصورت اور خوب سیرت پھول تھے۔ وہ دوسروں کے غموں کو دل میں سمیٹ کر انہیں مسکراہٹ دیتے تھے۔ وہ سب کے بھرپور دوست تھے۔ بورکینا فاسو میں مقیم ہم تمام مربیان سے ان کا تعلق ایک علیحدہ رنگ ایک الگ خوشبو لئے ہوئے تھا۔ ان کی یاد ہم سب کے ذہنوں میں ایک حسین اور انمٹ تصور کی طرح ہے۔

خاکسار کے ساتھ تعلق کی ابتداء گزشتہ سال حضرت امام جماعت خامس کے دورۂ بورکینا فاسو کے دوران ہوئی۔ اس وقت شکیل صاحب کی اہلیہ محترمہ شدید علیل تھیں۔ چنانچہ خاکسار بحکم مکرم امیر صاحب ان کی معاونت کے لئے بوبوجولاسو میں حاضر ہوا۔ اور بہت قریب سے ان کو مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ تو بہت ہی عظیم خوبیوں کے مالک تھے۔

امامت سے عشق

سب سے اعلیٰ خوبی جو خاکسار نے مشاہدہ کی وہ امامت سے عشق تھی۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے حضور انور کے دورۂ بوبوجولاسو کے دوران ان کی اہلیہ شدید علیل تھیں اور ہسپتال میں داخل تھیں۔ اس وقت وہ اپنی اہلیہ محترمہ کی تیمارداری کے ساتھ ساتھ جماعتی فرائض کی انجام دہی میں بھی مصروف نظر آتے۔ بعض اوقات خاکسار انہیں زبردستی ہسپتال بھجواتا وہ جاتے ہوئے راستہ میں سے بھی بذریعہ فون انتظامات کا جائزہ لیتے۔ اور وہاں پہنچ کر بھی یہی صورت حال برقرار رہتی۔ کھانے کا ہوش نہ کپڑے بدلنے کا وقت ملتا۔ جب بھی ہسپتال سے آتے تو یہی کہتے۔

حامد صاحب! دعا کریں ہماری کسی کوتاہی کے سبب حضور انور کو یہاں تکلیف نہ ہو۔

آفرین ہے ان کے اس عشق پر، اس فدائیت پر وہ تو واقعۃً راہ مولیٰ میں قربانی کے انعام کے حقدار تھے۔

ہمارے اس تعلق کی ابتداء تو صرف چندروز پر محیط تھی۔ مگر اس میں گہرائی جولائی 2004ء میں آ گئی جبکہ خاکسار کا تقرر بطور انچارج احمدیہ ریڈیو سٹیشن بوبوجولاسو ہوا۔ شکیل صاحب اس وقت بطور ریجنل مشنری بوبوجولاسو متعین تھے۔ اس وقت سے لے کر ان کی وفات تک کے عرصے میں ایک نہایت ہی مضبوط اور محبت سے بھرپور تعلق قائم ہو چکا تھا۔ اور ان کی مزید خوبیاں مجھ پر منکشف ہوئیں۔

جب بھی ریجن کی جماعتوں میں سے کوئی دوست ملنے کے لئے شہر آتا تو نہایت ہی خوش اخلاقی اور محبت سے ایسے ملتے جیسے کہ برسوں بعد ملاقات ہوئی ہو۔ خود کہا کرتے تھے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ امام وقت کو پہچانا ہے۔ یہ تو ہمارے سگے رشتہ دار ہیں۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں آنے والے احباب کی ساری تھکن دور ہو جاتی اور وہ بالکل ایسا محسوس کرتے جیسے کہ وہ اپنے گھر آ گئے ہوں۔

آپ دوسروں کے جذبات کا خاص خیال رکھتے۔ ایک مرتبہ رات کو 9 بجے کے قریب میرے پاس آئے تو چہرہ متغیر تھا۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ آج میں نے مشن کے ایک کارکن کو اس کی ایک غلطی پر جھاڑ پلا دی ہے۔ حالانکہ وہ ایک اچھا کارکن ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کوئی بات نہیں انتظامی امور میں ایسا ہو جاتا ہے۔ مگر انہوں نے کہا کہ آپ کی بات ٹھیک ہے مگر ابھی اس کے گھر جانا ہے اور اس کی دلداری کرنی ہے تا کہ اس کی پریشانی میں کمی ہو۔ چنانچہ ہم دونوں اسی وقت اس کے گھر گئے۔ اور وہ کارکن ہمیں دیکھ کر آبدیدہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے معاف کر دیں۔ شکیل صاحب نے کہا کہ معافی تو تمہاری ہو چکی ہے۔ ہم تو تمہیں تسلی دینے آئے ہیں۔ اس پر وہ آبدیدہ ہو کر ان کے گلے لگ گیا۔ یہ اعلیٰ اخلاق تو اللہ تعالیٰ کی ہی دین ہیں۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

طبیعت نہایت ہی سادہ تھی۔ منکسر المزاجی سے بھرپور انسان تھے۔ ہر کسی کا خیال رکھتے۔ سب سے بے غرض اور بے لوث محبت کرتے تھے۔ دوسرے کے مسئلے کو اپنا مسئلہ بنا کر اس کا حل ڈھونڈتے۔ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ حانیہ سکول جاتی ہے۔ بعض اوقات سکول سے چھٹی کے وقت مشن میں کوئی سواری موجود نہ ہوتی۔ اگر مکرم شکیل صاحب کہیں کام گئے ہوتے تو وہاں سے مجھے بذریعہ فون اطلاع کرتے کہ حامد صاحب پریشان مت ہونا میں آتا ہوا حانیہ کو لیتا آؤں گا۔ بظاہر یہ بات معمولی نظر آتی ہے مگر اپنے وقت اور صورت حال کے مطابق نہایت ہی اہم ہے۔ اسی طرح یہاں بوبوجولاسو کے احمدیہ ہسپتال کے سابق انچارج مکرم ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کبھی سفر پر ہوتے تو یہی مسئلہ ان کی بچیوں کے ساتھ ہوتا تو اکثر کڑی دھوپ میں بلکہ رمضان کے مہینہ میں بعض اوقات بچیوں کو ٹیکسی پر سکول لے کر جاتے اور لے کر آتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیارے شکیل صاحب کی زندگی کا جو عرصہ خاکسار نے مشاہدہ کیا ہے وہ حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کی عملی تفسیر تھا کہ ع

منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

ذہانت وفطانت

بہت ہی زیرک اور ذہین انسان تھے۔ کسی بھی معاملے کو سن کر فوراً اس کی تہہ تک پہنچ جاتے۔ میں اکثر کہا کرتا کہ آپ تو بہت ہی تیز ہیں۔ مگر میں اس حقیقت سے بے خبر تھا وہ اس قدر تیز ہوں گے کہ ہم سب سے آگے نکل جائیں گے اور قربانی کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوں گے۔ اللہ انہیں اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ آمین

بچوں سے محبت

شکیل صاحب کی ایک ہی صاحبزادی ہے عزیزہ غزالہ۔ میں نے کبھی شکیل صاحب کو اسے ڈانٹتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ نہایت ہی پیار کا سلوک کرتے اور کہتے کہ یہ تو میری شہزادی بیٹی ہے۔ بچوں سے تو سب پیار کرتے ہیں مگر شکیل صاحب کی بچوں سے محبت ایک الگ رنگ اس طور سے رکھتی کہ بچے بھی ان سے ویسا ہی پیار کرتے۔ خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ خلود اور غزالہ دونوں تقریباً ہم عمر ہیں۔ اس وجہ سے دونوں میں دوستی بہت تھی۔ چونکہ دونوں گھر قریب قریب تھے اس وجہ سے اکثر عزیزہ خلود ''غائب'' ہو جانے پر مکرم شکیل صاحب کے گھر سے ہی برآمد ہوتی۔

جب کبھی کہیں جاتے تو بچوں کے لئے تحائف ضرور لاتے۔ حتیٰ کہ جلسہ سالانہ انگلستان 2003ء میں شرکت کے بعد واپسی پر میری بچیوں کے لئے بھی تحائف لائے۔ آپ کی وفات پر دونوں بچیوں نے انہیں تابوت میں لیٹا ہوا دیکھ لیا۔ دونوں پر اتنا اثر ہوا کہ عزیزہ حانیہ کو رات کو بخار نے آن لیا۔ اور عزیزہ خلود ساری رات ایک ہی سوال کرتی رہی کہ انکل کو کیا ہوا ہے؟ انہیں الماری میں کیوں بند کیا ہے؟

مکرم شکیل صاحب کی وفات سے قریباً دو ماہ قبل آپ کی والدہ محترمہ نے ایک خواب میں دیکھا کہ انہوں نے شکیل صاحب کے کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں مگر شکیل صاحب نظر نہیں آ رہے اور منہ سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں ''پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں'' آنکھ کھلنے پر دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ سخت پریشانی ہوئی کہ کیا ہوا ہے۔ رات کا وقت تھا اسی وقت شکیل صاحب کو فون کیا اور خیریت معلوم کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی قربانی کی اطلاع تھی۔

اسی طرح بورکینا فاسو میں، بوبوجولاسو ریجن کے ایک دور دراز گاؤں کے احمدی امام نے، جہاں نہ تو ریڈیو کی نشریات پہنچتی ہیں اور نہ ہی ٹرانسپورٹ آسانی سے دستیاب ہے، آپ کی وفات کی خبر بذریعہ خواب حاصل کی۔ انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ میں نے خواب دیکھی کہ مکرم شکیل صاحب نے نہایت ہی اجلے اور سفید کپڑے پہن رکھے ہیں اور چہرہ چمک رہا ہے اور بیت احمدیہ بوبوجولاسو کے مین گیٹ میں کھڑے ہیں اور لوگوں کا ایک جم غفیر موجود ہے۔ اور مکرم شکیل صاحب کے ہاتھ میں جیسے بینر ہوتا ہے ویسے ایک کپڑا ہے جس میں لکھا ہوا ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ راضی

اور اس کے بعد مکرم شکیل صاحب چلتے ہوئے بیت میں جاتے ہیں اور پھر نظر نہیں آتے۔ اس پر ان کی آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب انہوں نے مربی صاحب کی وفات کے بعد دیکھی جبکہ انہیں اس امر کی خبر نہ مل سکی تھی۔ دل بہت پریشان ہوا اور بدقت تمام بوبوجولاسو پہنچے تو وفات کی خبر ملی۔ وہ امام صاحب زار و قطار رونے لگ گئے اور مکرم شکیل صاحب کی تعریف کرتے رہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(بقیہ صفحہ 5)

رشوت کا تصور ابھرتا ہے۔ بسوں، ویگنوں کو دیکھ کر ''بے بسی کی موت'' اور ٹریفک سگنلز کو دیکھ کر قانون شکنی یاد آتی ہے۔ دکانداروں کو دیکھ کر سچ پر سے یقین اٹھ جاتا ہے۔ سمگلنگ کی چیک پوسٹوں پر سختی دیکھ کر غیر ملکی مصنوعات سے بھرے بازار یاد آ جاتے ہیں۔ ایئرپورٹ پر مسافروں کا رش دیکھ کر مہنگائی جھوٹ لگتی ہے۔ فلمیں دیکھو تو سنسر بورڈ پر سے یقین اٹھ جاتا ہے۔ تھیٹر دیکھو تو شرم یاد آ جاتی ہے اور ٹی وی دیکھو تو سب کچھ بھول جاتا ہے کہ ہم کون ہیں؟ ہماری ثقافت کیا ہے؟ ہماری منزل کیا ہے اور ہمارا راستہ کیا ہے؟

ہمارا دارالخلافہ اسلام آباد ہے اور ''دارومدار'' لندن اور واشنگٹن ہے۔ ہم مٹی کے تیل کی قطار میں کھڑے ہو کر اپنے ملک میں پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر احتجاج کرنے کی بجائے عراقی تیل پر بحث کرتے ہیں۔ امریکہ سے خائف بھی رہتے ہیں اور اسی کا ویزہ حاصل کرنے کے لیے اپنے تن، من اور دھن، حتیٰ کہ دین کی بازی لگا دیتے ہیں۔ ہم امریکہ کو سامراج کہتے ہیں اور بھاگ کر اسی کی سیاسی پناہ لیتے ہیں۔ جب ہمیں خود پر اعتبار نہیں تو ہم پر دنیا کیسے اعتبار کرے؟ ہمارا کردار بھی ''شارٹ سرکٹ بم'' بن چکا ہے۔ جس کے دھماکے سننے کا ہمارا ضمیر عادی ہو چکا ہے۔''

(روزنامہ خبریں 30 جون 2005ء)

(مرسلہ: حکیم عبدالحق صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ڈاکٹر صاحبان مجلس نصرت جہاں کے تحت مستقل یا عارضی وقف کریں

سیدنا حضرت امام جماعت خامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 17/اکتوبر 2003ء میں فرمایا:۔

''جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولتیں میسر ہیں اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور (حضرت بانی سلسلہ) سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ (روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

معلومات اور وقف فارم کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرنے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار بالائی منزل
احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
فون نمبر: 047-6212967

ولادت

مکرم قاری مسرور احمد صاحب استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ منورہ ناہید صاحبہ اور مکرم محمد سلیمان صاحب گوجرانوالہ کو مورخہ 25 ستمبر 2005ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد نعیم صاحب گوجرانوالہ (پاک ایکسرے کلینک والے) کا پوتا اور مکرم چوہدری نصیر احمد زعیم انصار اللہ حلقہ اسلامیہ کالج فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ بچہ کا نام تنزیل احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم مختار احمد صدیق صاحب ڈوگر سابق کارکن وقف جدید باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ امۃ الکریم طیبہ صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم منیب اللہ خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب مونٹریال کینیڈا مبلغ -/7000 کینیڈین ڈالر مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 22 ستمبر 2005ء کو بعد نماز مغرب پڑھایا اور مورخہ 29 ستمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رخصتی کی دعا بچی کے چچا مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مکرم منیب اللہ خان صاحب مکرم آغا محمد عبداللہ خان صاحب (سابق صدر نواب شاہ) ابن حضرت مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلا رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم خواجہ محمد امین صاحب بٹ سابق امیر ضلع سیالکوٹ کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ یہ رشتہ دونوں فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

تکمیل حفظ قرآن

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ عزیزہ ماریہ ثمرین بنت مکرم آفاق احمد باجوہ صاحب سیکرٹری وقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ نے مدرسۃ الحفظ طالبات سے ایک سال ساڑھے دس ماہ کے عرصہ میں حفظ قرآن مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور عزیزہ کو قرآنی علوم و معارف سے سرفراز فرمائے آمین عزیزہ حافظہ ماریہ ثمرین مکرم محمد امین باجوہ صاحب چک نمبر 312 ج۔ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام قادر صاحب چک نمبر 312 ج۔ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نواسی ہے۔

درخواست دعا

مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ عاجز کی اہلیہ مکرمہ منور سلطانہ صاحبہ آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے آٹھ ٹیسٹ لئے جن میں سے سات ٹیسٹ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے بالکل ٹھیک ہیں آٹھواں ٹیسٹ بہت اہم ہے۔ جس کا رزلٹ 11/اکتوبر کو ملنا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیمینار بعنوان کینسر۔ بچاؤ اور علاج

زیر اہتمام فضل عمر ہسپتال ربوہ

مورخہ 29 ستمبر 2005ء بروز جمعرات صبح ساڑھے گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال میں آگاہی صحت عامہ کے لئے ایک علمی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا عنوان کینسر، بچاؤ اور علاج تھا۔ اس موضوع پر لیکچر کے لئے لاہور سے محترمہ ڈاکٹر شاہینہ صاحبہ ماہر کینسر کو مدعو کیا گیا۔ یہ علمی نشست قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی جس میں محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے کینسر کے موضوع پر نہایت آسان پیرائے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ابتدائی تعارف مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے جو لاہور میں Inmol Hospital سے منسلک ہیں بتایا کینسر دراصل جسم میں موجود خلیوں کی اس نشوونما کے نتیجے میں ظاہر ہوتا ہے جو جسمانی نظام کے تابع نہ ہوں۔ خلیوں کی اس بلا روک ٹوک نشوونما سے ایسی رسولیاں وجود میں آتی ہیں جو اہم جسمانی اعضاء کی کارکردگی کو نہ صرف متاثر کرتی ہیں بلکہ نقصان بھی پہنچاتی ہیں۔ کینسر ہونے کی کوئی خاص وجہ تو اب تک معلوم نہیں ہوسکی لیکن بعض ایسے عوامل ہیں جن کے اثر سے کینسر ہونے کا خدشہ ضرور بڑھ جاتا ہے۔ ان میں کئی عوامل تو صاف ستھرا ماحول میسر نہ ہونے سے جبکہ بعض خود اپنی صحت برباد کرنے کے نتیجے میں کینسر کا خدشہ بڑھا دیتے ہیں۔ ان عوامل میں خاص خاص جیسے سگریٹ نوشی، کیمیائی مادے جو کارخانوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ ایکسریز کروانا۔ ہیپاٹائٹس بی اور سی کا شکار ہونا۔ دو یا زیادہ قریبی عزیزوں کا کینسر میں مبتلا ہونا، بعض ہارمونز کے اثرات وغیرہ۔

کینسر کی عام علامات جو کثرت سے دیکھنے میں آتی ہیں ان میں گلٹی، رسولی یا زخم کا ٹھیک نہ ہونا، تل یا موہکے میں تبدیلی کے آثار، مستقل کھانسی (خاص طور پر سگریٹ نوشی کرنے والوں میں)، لمبے عرصے کا بخار، بھوک کی کمی، قوت مدافعت کی کمی، بغیر وجہ کے وزن میں کمی، جسم کے کسی حصہ مثلاً منہ، ناک، گلے یا پاخانے کے راستے خون یا فاسد مواد کا اخراج اور بلاوجہ نظام انہضام میں تبدیلی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بغیر ڈاکٹری تشخیص کے ازخود قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے لازماً ڈاکٹر سے رجوع فرمائیں۔

بعض ایسی احتیاطی تدابیر ہیں جن کو بروئے کار لا کر ہم اپنے آپ کو کسی حد تک کینسر سے محفوظ کر سکتے ہیں۔ جیسے ہلکی اور سادہ خوراک کا استعمال روزانہ ورزش اور سیر کو معمول بنانا، ماحول کو آلودہ ہونے سے بچانا، صفائی اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھنا، کینسر کی عام علامات میں سے کسی کو بھی نظرانداز نہ کرنا اور اگر خدانخواستہ کینسر کی تشخیص ہو جائے تو پوری توجہ کے ساتھ اس کا علاج کروانا۔

اگر کینسر کی تشخیص ابتدائی مراحل میں ہی ہو جائے تو اس کا علاج ممکن ہے۔ اس لئے کبھی بے احتیاطی نہ برتیں۔ دوسرے یہ کہ یہ کوئی متعدی مرض نہیں ہے اگر کسی کو خدانخواستہ ہو جائے تو اس کی دلجوئی اور تیمارداری کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

کینسر کے لئے مختلف علاج اس کی نوعیت کے مطابق تجویز کئے جاتے ہیں جن میں سرجری، کیموتھراپی، ریڈیو تھراپی، ہارمون تھراپی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ علاج مکمل ہونے کے بعد مریض کا Follow Up ضروری ہے اور مریض کو چاہئے کہ نہ صرف اپنے روزمرہ کے معمولات کے لئے ڈاکٹر کی ہدایت پر مکمل عمل کرے بلکہ باقاعدگی سے اپنا طبی معائنہ بھی کرواتا رہے۔

کینسر اس وقت دنیا میں دوسرے جبکہ پاکستان میں تیسرے نمبر پر خطرناک ترین مرض تصور کیا جاتا ہے اور پاکستان کی 15 کروڑ کی آبادی میں سے تقریباً ساڑھے تین لاکھ افراد اس موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ ہر سال قریباً ایک لاکھ افراد کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں جبکہ صرف چودہ فیصد ان میں سے پانچ سال تک زندہ رہتے ہیں۔ صرف سگریٹ نوشی ترک کرنے سے پچاسی فیصد روک تھام کینسر کی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس موضی مرض سے محفوظ رکھے (آمین)

تقریب کے آخر میں مکرم و محترم ڈاکٹر کرنل (ر) منیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے ڈاکٹر صاحبہ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

اس طرح یہ نہایت علم افروز نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: زاہد محمود)

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 14۔ اکتوبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک ''یوم تحریک جدید'' منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 10 / اکتوبر 2005ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	رمضان پروگرام
2-30 a.m	درس القرآن
4-30 a.m	تلاوت، درس حدیث
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-25 a.m	سپیشل رمضان پروگرام
8-10 a.m	تلاوت اور درس حدیث
8-40 a.m	سیرت النبی
9-35 a.m	تلاوت
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m	گلشن وقف نو
1-10 p.m	چلڈرنز کارنر
1-30 p.m	فرنچ پروگرام
2-30 p.m	انڈونیشین سروس
3-30 p.m	چائینز سیکھیے
4-00 p.m	درس القرآن
4-15 p.m	ایم۔ ٹی۔ اے سپاٹ لائیٹ
5-45 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-05 p.m	آئی کیمپ 2005ء
7-40 p.m	بنگلہ پروگرام
8-50 p.m	خطبہ جمعہ
9-50 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
10-25 p.m	رمضان پروگرام
11-00 p.m	فرنچ پروگرام

منگل 11 / اکتوبر 2005ء

12-05 a.m	چلڈرنز کارنر
12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	لقاء مع العرب
2-30 a.m	درس القرآن
3-50 a.m	آئی کیمپ 2005ء
4-25 a.m	تلاوت، درود شریف
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-35 a.m	چلڈرنز کارنر
7-55 a.m	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
8-40 a.m	تلاوت، درس، خبریں
9-05 a.m	سیرت النبیؐ
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-55 a.m	چلڈرنز کارنر
12-15 p.m	لجنہ میگزین
12-50 p.m	سندھی سروس
1-50 p.m	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
2-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-35 p.m	بنگلہ سروس
7-40 p.m	جلسہ سالانہ جرمنی
9-15 p.m	درس ملفوظات
9-35 p.m	رمضان پروگرام
9-55 p.m	تلاوت
10-30 p.m	عربی سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

(بقیہ صفحہ 1)

اس افسوسناک خبر کو سن کر احمدیوں کے علاوہ اردگرد کے علاقوں سے قریباً 1500 سے بھی زائد افراد مصیبت زدگان کے غم میں شریک ہونے کیلئے اس دن مونگ میں جمع تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام جان فدا کرنے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کو اس کی رضاء کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین

قومی اخبارات جنگ نوائے وقت، خبریں،

دن اور پاکستان کی خبروں کا خلاصہ

7/ اکتوبر 2005ء کو منڈی بہاؤ الدین کے قصبہ مونگ میں تین نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے جماعت احمدیہ کی بیت الذکر میں فائرنگ کر کے 8۔ افراد کو جاں بحق اور 20 سے زائد افراد کو زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ دوسری رکعت کے دوران دو موٹر سائیکل سواروں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ سے دو افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوئے اور 6۔ افراد نے ہسپتال جا کر دم توڑ دیا۔ جاں بحق ہونے والوں میں ایک ہی خاندان کے 6/ افراد شامل ہیں ۔ اس موقع پر رقت آمیز مناظر دیکھے گئے ہر آنکھ اشکبار تھی۔ ڈی آئی جی گوجرانوالہ نے کہا ہے کہ 23۔ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے جن میں تین افراد ایسے ہیں جن کے خلاف اس سانحہ میں زخمی ہونے والے کیپٹن (ر) ایوب نے 9 مئی کو 398 ت پ کے تحت مقدمہ درج کروایا تھا اور وہ ضمانت پر حال میں ہی رہا ہوئے تھے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ گولیوں کی بارش میری طرف آ رہی تھی۔ قیامت کا منظر تھا۔ پہلا برسٹ ہوا تو میرے کان بالکل سن ہو گئے۔ میری دائیں اور بائیں جانب لوگ گر رہے تھے۔ ''عدنان'' گولی لگنے سے تڑپ رہا تھا ''عبدل'' نے ہائے کہا اور دم توڑ گیا۔ ایک اور چشم دید گواہ ڈاکٹر مسعود نے بتایا کہ وہ صبح پانچ بجے گلی سے گزر رہے تھے کہ احمدیہ بیت الذکر میں فائرنگ کر کے دو ملزمان فرار ہو رہے تھے جبکہ تیسرا ساتھی موٹر سائیکل پر کھڑا تھا۔ انہوں نے نقاب اوڑھ رکھے تھے۔ ایک اور زخمی نوجوان محمود شیرازی نے بتایا کہ 4:55 پر فجر کی نماز ادا کی جاری تھی تو نامعلوم حملہ آوروں نے سامنے آ کر کلاشنکوف سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جو کئی منٹ تک جاری رہی۔ ایک احمدی رہنما نے بتایا کہ گزشتہ دنوں چنیوٹ میں ایک تنظیم کے جلسہ عام میں احمدیوں کو برا بھلا کہا گیا اور نشان عبرت بنانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ وقوعہ میں جاں بحق ہونے والوں کی تدفین موضع مونگ میں کی گئی جس میں ملک بھر سے جماعت احمدیہ کے رہنماؤں اور افراد نے شرکت کی۔

صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے مذمت

صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے منڈی بہاؤ الدین کے اس سانحہ کی پر زور مذمت کی ہے اور متاثرہ خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ اسی طرح وزیر داخلہ، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ حکومت نے واقعہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کیلئے ایک ایک لاکھ اور زخمیوں کیلئے 50`50 ہزار روپے امداد کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ جلد مجرموں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ ہیومن رائٹس کمیشن نے اس واقعہ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے مذمت کی ہے ۔ ڈی آئی جی ظفر عباس نے دہشت گردوں کی اطلاع دینے والے کو 10 ہزار روپے انعام دینے کا اعلان بھی کیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10 / اکتوبر 2005ء

انتہائے سحر	4:46
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	11:55
وقت قطار	5:45

فینسی کے زیورات بنیں کیڈیم کے ساتھ
قائم شدہ 1960
فینسی جیولرز
گھر 6212867 اقصیٰ روڈ ربوہ دکان 6212868

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 04524-211971:
فون 214214
دکان 216216

سپر تشکی
بے ضرر قبض کشاء گولیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
☎04524-212434Fax:213966

ربوہ گرائمر سکول (انگلش میڈیم)
مختلف محلوں سے سکول کے کم عمر بچوں کو لانے اور لے جانے کیلئے وین ٹرانسپورٹ کنٹریکٹر کی ضرورت ہے۔
مالکان اور ڈرائیور حضرات رابطہ کریں۔
ربوہ گرائمر سکول (انگلش میڈیم) 27/1 دارالصدر شمالی
فون نمبر: 6211047

ضرورت برائے سٹاف
فارماسیوٹیکل کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو ویٹرنری اور ہیومن میڈیسنز کی سیلز اور پروموشن کیلئے صوبہ پنجاب اور سرحد سے مارکیٹنگ مینیجر (M.BA) اور سیلز پروموشن آفیسر (F.A,F.Sc.B.A,B.Sc) کی ضرورت ہے۔ 3 سے 5 سالہ تجربہ رکھنے والے امیدوار اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔
(ویٹرنری اسسٹنٹ اور ہومیوڈاکٹر بھی رجوع کر سکتے ہیں)
پوسٹ بکس نمبر 1019 فیصل آباد

C.P.L 29-FD

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی جائیدادنیز گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دکان نمبر 17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون آفس 04524-213439 گھر: 211453
پروپرائٹر: آصف بلوچ موبائل 0300-7710709
Email:asifbaloch453@hotmail.com

الفضل اسٹیٹ
لاہور، گوادر میں مکمل اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بھرپور موقع
ہیڈ آفس لاہور: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور- 042-5156244-5124803
گوادر برانچ آفس ائیر پورٹ روڈ نزد مدرسہ قاسمیہ گوادر
موبائل: 0300-7066713-03004026760
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد